دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ
مرتب - مولانا سمیع الحق

قربانی اور مسائل عید قربان

قربانی اور قرآن

قربانی اسلام کی مہتم بالشان عبادت ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگتا ہے کہ قرآن مجید میں کئی مرتبہ (آٹھ سورتوں میں) خداوند کریم نے قربانی اور متعلقات قربانی اس کی اہمیت اور اس کی حکمت اور فلسفہ مختلف امتوں میں اس کی شکل و صورت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور امتِ مسلمہ ملتِ ابراہیمی کے لئے اسے دینی شعار اور امتیازی نشان قرار دیا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ۔ — اور ہم نے ہر امت کیلئے قربانی مقرر کی تاکہ وہ اللہ کے دئے گئے مویشیوں پر اس کا نام بلند کریں۔

جیساکہ خود آیت سے واضح ہے۔ یہاں منسک سے مراد ذبح کرنا (قربانی دینا) ہے۔ محققین اور تمام اکابر محقق مفسرین نے اس کی تصریح کی ہے۔ (قرطبی مراح لبنودیؒ، فتح القدیر شوکانی وغیرہ۔)

قربانی کی حکمت اور فوائد کے بارہ میں ارشادِ ربانی ہے:

لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ۔ — اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی کا گوشت پوست اور خون نہیں پہنچتا۔ مگر اس کے ہاں تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

سورۂ کوثر میں واضح اور قطعی حکم ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ (کوثر پ۳۰) — اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

قربانی اور حدیث

۱۔ عن ابن عمرؓ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی۔ (مسند امام احمدؒ۔ ترمذی) ترجمہ:- حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دس برس تک مدینہ میں رہے اور برابر قربانی کرتے رہے۔

۲۔ حضرت ابن عمرؓ ہی سے روایت ہے۔ کہ عید قربان کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں اونٹ یا کسی دوسرے جانور کی قربانی کرتے۔ (مسند احمد و نسائی)

۳۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ حضور اقدسؐ نے مدینہ میں دو گندم گوں رنگ

کے مینڈھے قربانی کئے۔ (بخاری نیز کتاب اختلاف الحدیث للشافعیؒ علی الام ج ، ص ۲۸)

۴ـــ بخاری شریف میں ہے کہ حضورؐ نے ازواج مطہراتؓ کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

۵ـــ حضورؐ نے فرمایا کہ ہر صاحب وسعت پر سال بھر میں ایک قربانی واجب ہے۔ (ابن ماجہ ۲۲۲)

۶ـــ حضورؐ نے فرمایا جس شخص نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ دی۔ وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (بخاری ، ابن ماجہ ، مستدرک)

۷ـــ حضور اکرمؐ سے صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں ـــ؟ تو فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت (یادگار) ہے۔ (مشکوٰۃ ۔ ابن ماجہ وغیرہ)

۸ـــ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ عید قربان کے دن ابن آدم کا کوئی عمل قربانی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ قیامت کے دن قربانی کے سینگ ، بال ، سُم تک اعمالِ حسنہ کو بھاری کر دیں گے۔ اس کے خون کے قطرے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتے ہیں۔ تو طیب نفس (دل کی خوشی) سے قربانی کرتے رہو۔ (ترمذی ابن ماجہ)

۹ـــ حضورؐ نے فرمایا اس کے ہر بال کے بدلے تمہارے لئے نیکی ہے۔ (احمد ابن ماجہ)

سبحان اللہ کیا ٹھکانا ہے رحمتِ خداوندی کا۔ کہ اتنی بڑی دولت میسر ہو اور پھر بھی مسلمان کوتاہی کرے۔ مومن کی شان تو یہ ہے۔ کہ قربانی اگر اس پر واجب نہ بھی ہو تب بھی ثواب۔ اور نیکیوں کا یہ خزانہ ہاتھ سے نہ جانے دے۔

شرائط وجوب قربانی

قربانی واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں :- ۱ـــ اسلام (غیر مسلم پر واجب نہیں) ۲ـــ اقامت۔ (مسافر پر واجب نہیں) ـــ

۳ـــ حریت یعنی آزاد ہونا۔ (غلام پر واجب نہیں) اس کے لئے مرد ہونا شرط نہیں عورتوں پر بھی واجب ہے۔ نابالغ پر نہ خود واجب ہے۔ نہ اسکی طرف سے اس کے ولی پر واجب ہے ـــ کذا فی ظاہر الروایۃ وبہ الفتویٰ ـــ ۴ـــ تونگری یعنی جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو۔ اس پر عید کے دن صدقۂ فطر اور قربانی واجب ہے۔ چاہے وہ مالِ تجارت ہو یا نہ ہو۔ اور چاہے اس پر سال پورا گذر چکا ہو یا نہ گزرا ہو۔ (بہشتی زیور)

قربانی کے جانور

اونٹ ، گائے ، بکری کے تمام انواع (نر ، مادہ خصی ، غیر خصی) کی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھینس گائے میں شمار ہے۔ اور بھیڑ یا دنبہ بکری میں ہیں۔ گائے بھینس ، اونٹ میں سات آدمی بھی شرکت کر سکتے ہیں۔ جب کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔

اگر کسی گائے میں سات یا اس سے کم آدمی شریک ہوئے تو سب کی قربانی درست ہے۔ اور اگر آٹھ یا زیادہ ہوئے تو سب کی قربانی نہ ہوئی ——

جانور کی عمر اونٹ پانچ سال کا گائے بھینس دو سال کی، بکری ایک سال کی۔ اس سے کم عمر کی قربانی جائز نہیں۔ ہاں اگر دنبہ یا بھیڑ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو چھ مہینے کے عمر والے کی بھی درست ہے۔

کانے اور اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اگر ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا۔ یا تہائی یا اس سے زیادہ دم کٹ گئی (یہ پیدائشی نہ ہوں) تو قربانی درست نہیں۔ اتنا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو، یا ایسا لنگڑا جو تین پاؤں سے چل سکتا ہے، چوتھا پاؤں نہیں رکھ سکتا یا اس سے چل نہیں سکتا اس کی قربانی درست نہیں۔ جس کے سارے یا آدھے سے زیادہ دانت نہ ہوں۔ اسکی قربانی بھی جائز نہیں۔ جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں، یا ٹوٹ گئے ہوں، مگر جڑیں سالم نہ ہوں یا خصی ہو اسکی قربانی درست ہے۔

خنثیٰ جانور جس میں نر و مادہ دونوں کی علامتیں ہوں اور جلالہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو یا جسکی ٹانگ کٹی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔

اگر جانور خریدنے کے بعد ایسا کوئی عیب پیدا ہو تو اس کے بدلے دوسرا خرید لے۔ ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر واجب نہ ہو تو اس کے واسطے درست ہے کہ وہی قربانی کر دے۔

قربانی کے اوقات

مسئلہ —— قربانی کا وقت بقرعید کے ۱۰ تاریخ کے طلوع صبح صادق سے بارھویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ پہلا دن دسویں ذالحجہ سب سے افضل ہے۔ پھر گیارھویں پھر بارھویں کا درجہ ہے۔

مسئلہ —— بقرعید کی نماز سے پہلے قربانی درست نہیں۔ ہاں دیہات یا قصبوں والے جہاں نماز عید نہ ہوتی ہو۔ نماز فجر کے بعد قربانی کر سکتے ہیں۔

مسئلہ —— رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں۔ شاید اندھیرے میں کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو —— (بہشتی زیور)

مسئلہ —— اگر بارھویں کے غروب سے پہلے مقیم ہوا یا تونگر ہوا تو قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ —— قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اولیٰ ہے۔ ورنہ کسی اور سے بھی جائز ہے۔

مسئلہ — قربانی کے جانور کو قبلہ رخ لٹا کر پہلے یہ دعا پڑھے۔ اِنّی وجّہت وجہی للّذی فطر السمٰوات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ ربّ العلمین لاشریک لہٗ وبذلک امرت وانا اوّل المسلمین اللّٰھم منک ولک۔ پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اللّٰھم تقبّلہ منّی کما تقبّلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراہیم علیہما السلام۔ (بہشتی زیور)

مسئلہ — زبان سے نیّت کرنا ضروری نہیں، دل کا ارادہ بھی کافی ہے۔

مسئلہ — کسی پر قربانی واجب تھی اور اس پر دن گذر گئے تو بھیڑ یا بکری کی قیمت دے دیوے اور اگر جانور خرید لیا تھا تو بعینہٖ وہی خیرات کر دے۔

گوشت اور کھال کا حکم

مسئلہ — قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے۔ اور اپنے خویش و اقارب، غنی و فقراء سب کو دے سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کم از کم تہائی حصہ خیرات کر دے۔ اس سے کمی نہ کرے۔

مسئلہ — سات آدمی قربانی میں شریک ہوں تو گوشت اندازے سے نہ بانٹیں بلکہ صحیح تول کر تقسیم کر دیں۔ ورنہ گناہ ہوگا۔

مسئلہ — قربانی کی کھال یا اس کی قیمت خیرات کر دے اور ان لوگوں کو دے جو زکوٰۃ و صدقۂ فطر کے مستحق ہیں — قیمت میں جو پیسے ملیں وہی خیرات کر دیں۔ اگر تبدیل کر کے دے دئے تو بُری بات ہے۔ مگر ادا ہو جاویں گے۔

مسئلہ — کھال کو اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے۔ مثلاً اس سے رسی بنوائی یا چھلنی یا ڈول یا جائے نماز بنوائی — (بہشتی زیور)

مسئلہ — گوشت یا چربی یا چمڑا قصائی یا کسی اور کو تنخواہ یا مزدوری میں نہیں دے سکتا۔

مسئلہ — قربانی کی رسّی جھول وغیرہ بھی خیرات کر نی چاہئے۔

مسئلہ — اگر اپنی خوشی سے کسی مُردہ کے ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کی تو اس کے گوشت میں سے کھانا یا کھلانا اور بانٹنا سب درست ہے جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔ (بہشتی زیور)

تکبیراتِ تشریق نویں ذالحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک شہری مقیم کو ہر نماز پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا

واجب ہے۔ اگر زیادہ کہے تو افضل ہے۔ اسے تکبیرِ تشریق کہتے ہیں۔ جو یہ ہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

عید کی سُنتیں

حجامت بنوانا۔ غسل کرنا۔ اچھے سے اچھا لباس جو میسر ہو پہننا۔ سرمہ لگانا۔ میسر ہو تو خوشبو لگانا۔ اس عید میں نمازِ عید سے پہلے کچھ نہ کھانا بلکہ افضل یہ ہے واپس آکر قربانی کرے۔ اس کا گوشت کھائے۔ اس عید میں عیدگاہ جاتے ہوئے بآوازِ بلند یہ تکبیر پڑھے: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ عیدگاہ میں وقت سے پہلے جانا اور شروع صفوں میں بیٹھنے کی کوشش کرنا عیدگاہ سے واپسی پر جس راستے سے گیا تھا دوسرے راستے سے واپس آنا۔

نمازِ عید کی نیّت

دو رکعت نمازِ عید الضحیٰ مع چھ تکبیرات واجب کے۔ بندگی اللہ تعالیٰ کی منہ قبلہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے۔

پہلی رکعت ثناء کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنے سے پہلے امام صاحب تین بار اللہ اکبر کہیں گے۔ مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں پہلی دو بار تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں اور حسبِ معمول امام صاحب کے ساتھ رکعت پوری کریں۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قراءت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین بار تکبیرات کہیں گے حسبِ سابق اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور چھوڑ دیں۔ چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔

خطبہ

نمازِ عید کے بعد خطبہ ہوگا جس کا سننا واجب ہے۔ کچھ لوگ خطبہ ختم ہونے سے پہلے عیدگاہ سے چلے جاتے ہیں۔ خواہ خطیب کی آواز آئے یا نہ آئے خطبہ ختم ہونے تک اپنی جگہ نہ چھوڑیں۔

دعائے مغفرت

۱۵ رمضان کو جناب حافظ حبیب الرحمٰن صاحب، جناب سلیمان صاحب آئس فیکٹری ساہیوال، جناب محمد صدیق، محمد یحییٰ صاحبان کاٹن فیکٹری اوکاڑہ کی نانی صاحبہ کا انتقال ہوا۔ مذکورہ برادران ایک علم دوست مرحوم والد کے اخلاف رشید ہیں۔ دارالعلوم کے ساتھ ان کی خصوصی عنایات ہیں۔ مرحومہ مغفورہ بھی سارے خاندان کی طرح بڑی خوبیوں کی مالکہ تھیں اور دہلی کے کوچہ چیلان میں مولانا احمد سعید مرحوم کے مکان کے بالمقابل ان کی رہائش رہی حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی اور مفتی کفایت اللہؒ وغیرہ اکابر اسی کوچہ میں سکونت پذیر تھے۔ مرحومہ کا وصال سو سال سے زائد عمر میں ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے ۱۶ رمضان کو نمازِ جنازہ پڑھائی اور رفع درجات و مغفرت اور پسماندگان کے صبر کیلئے دعائیں کیں۔ (سلطان محمود ناظم دفتر)